بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر اے ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

برائے خطبہ نمبر ۱۸

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ | اتوار ۹ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ۸ وفا ۱۳۶۳ ہش ۸ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

۰۰ ربوہ ۵ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اللہ کی خاطر جھگڑا ختم کر دینے والے اُس کی رضا کی جنتوں کے وارث ہونگے"

میں جماعت سے کہتا ہوں کہ تنازعات کی برائیوں کو جڑوں سے نکال پھینکیں

جماعت کے تمام ادارے اور مربیان ان برائیوں کے خلاف ایک جہاد شروع کر دیں!

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وراثت کے جھگڑے ہوں، اشتراک کے جھگڑے ہوں، یہ جتنے بھی جھگڑے ہیں ان میں ..... آپ کے لئے دو ہی طریق ہیں یا تو عذاب شدید اپنے لئے حاصل کر لیں اور یا مغفرت اور رضوان کی طرف قدم اٹھائیں تیسری کوئی راہ قرآن کریم نے بیان نہیں کی۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ان جھگڑوں کے نتیجہ میں آپ کو کچھ حاصل ہو جائے گا یا جھوٹ بولنے کے نتیجہ میں یا چرب زبانی کے نتیجہ میں کسی دوسرے کی جائیداد کا حق ایک فریق لے لے گا تو اس کے متعلق تو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ:۔

یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (النساء: ۱۱)

وہ تو آگ کھاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک چرب زبان شخص جھگڑے کو اس رنگ میں پیش کرتا ہے اور واقعات کی اس طرح تلبیس کر دیتا ہے کہ میں اُس پیش کردہ صورت حال کے پیش نظر غاصب کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں اور مظلوم کی چیز غاصب کو دلوا دیتا ہوں تو فرمایا وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلہ کے نتیجہ میں اُسے کوئی نعمت مل گئی ہے اس فیصلہ کے نتیجہ میں وہ آگ خریدتا ہے اور آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ کے لئے پال رہا ہے اس سے زیادہ اُسے کچھ بھی نصیب نہیں ہوا۔

غرض امر واقعہ یہ ہے کہ قضاء کا فیصلہ ہو، ثالث کا فیصلہ ہو بالکل ایک الگ چیز ہے یہ طریقے تو نظام کے اندر آرڈر پیدا کرنے کے لئے ہیں تاکہ کسی طریق سے آخر جھگڑے نپٹیں اور سوسائٹی ہلکی پھلکی ہو کر آگے کی طرف بڑھنا شروع کرے لیکن ان فیصلوں کے باوجود یہ امر اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور عذاب کو مستلزم ہوتا ہے کہ ان جھگڑوں کے دوران بعض فریق نے جھوٹ بولا، بعض نے ظلم سے کام لیا بعض نے تعدی کی۔ بعض نے دست درازیاں کی ہیں اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی کو ایک دکھ پہنچا ہے۔ اور اگر ایسا کرنے والے اس چیز سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ (الحدید: ۲۱)

کہ آخرت میں اُن کے لئے عذاب شدید ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس آخرت سے مراد اس دنیا کا انجام بھی ہے کیونکہ آخرت کے محاورہ سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس دنیا میں انسان جس انجام کو پہنچتا ہے اس کے لئے بھی آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"پھر اس قسم کی ناجائز کمائی کے ذریعہ روپیہ ہتھیانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ان لوگوں کی زندگیاں چین میں نہیں کٹتیں نہ ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان لکھا جاتا ہے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے لئے خصوصی دعا کی تحریک:

امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب دل کی تکلیف کی وجہ سے ہفتہ بھر سے علیل ہیں طبیعت مائل بہ صحت ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت دے اور طویل عمر سے نوازے۔ آمین!

خصوصی درخواست دعا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا)

نواب زادہ مسعود احمد خاں کراچی میں دل کی تکلیف سے بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ ۶ وفا / جولائی۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں انھوں نے خطبہ عید الفطر کے تسلسل میں احباب کو اپنے باہمی تنازعات دور کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں آئندہ عید الاضحیہ تک ایک بھرپور مہم چلانے کا اعلان کیا۔

مولانا موصوف نے فرمایا۔ احباب جماعت اپنے باہمی جھگڑے اور تنازعات ختم کر کے گویا اپنے آقا امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عید کا بہترین تحفہ پیش کرنے والے ہوں گے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ر شوال ۱۴۰۴ھ
۸ر وفا ۱۳۶۳ ہش

اہلِ کتاب میں معاشرتی فساد رونما ہونیکی اصل وجہ

معاشرہ میں فساد و بگاڑ کی کیفیت اُس وقت رونما ہوتی ہے۔ جب عوام روحانی اقدار کو پس پشت ڈال کر اور آخرت کو فراموش کر کے دنیا اور اس کی زینتوں کی محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور اباحتی زندگی گزارنے لگتے ہیں۔ یہ فساد و بگاڑ بھیانک صورت اُس وقت اختیار کرتا ہے۔ جب خود وہ طبقہ جس پر لوگوں کی اصلاح اور انکی روحانی تربیت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بگڑ کر اور دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر اس کی زینتوں کا دلدادہ بن جاتا ہے۔

اس کی واضح مثال اللہ تعالےٰ نے یہود کی بے اعتدالیوں اور نافرمانیوں کے ضمن میں بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ ان کی اصلاح اس لئے ممکن نہ رہی تھی کہ خود ان کے مذہبی پیشوا یعنی احبار اور رھبان دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر اس کی زینتوں کے دلدادہ بن گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اہل کتاب کے بگڑنے کا انہیں ہی ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ پہلے اللہ تعالےٰ نے اصلاحِ معاشرہ کے ضمن میں یہودی علماء اور مشائخ کی ذمہ داری کا ذکر کیا ہے اور پھر اس ذمہ داری سے انکی پہلوتہی پر روشنی ڈال کر بتایا ہے کہ یہ پہلوتہی اس وجہ سے رونما ہوئی کہ یہود کے علماء و مشائخ خود بگڑ گئے تھے اور جن برائیوں میں وہ خود ملوث تھے۔ ان سے عوام الناس کو روکنے اور منع کرنے کا حوصلہ ان میں باقی نہ رہا تھا اور اگر وہ ان برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتے بھی تھے تو لوگوں پر ان کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام اہلِ کتاب حاملین شریعت ہونے کے باوجود اخلاقی انحطاط کا شکار ہوئے بغیر نہ رہے۔

پہلے اللہ تعالےٰ اصلاحِ معاشرہ کے ضمن میں یہودی علماء اور مشائخ پر عائد کردہ ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

(المائدہ آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ ہم نے تورات کو یقیناً ہدایت اور نور سے بھرپور اتارا تھا انبیاء جو (ہمارے) فرمانبردار تھے اور (اسی طرح) مشائخ اور علماء بھی بسبب اس کے کہ ان سے اللہ کی کتاب کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر نگران بنائے گئے تھے وہ اس تورات کے مطابق یہودیوں کے لئے فیصلے کیا کرتے تھے۔

یہودیوں کے علماء و مشائخ کا منصب و مقام اور اصلاحِ خلق کے ضمن میں ان کی ذمہ داری کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ یہ علماء و مشائخ اپنے منصب و مقام کو فراموش کر کے اور اپنی ذمہ داری سے منہ موڑ کر خود اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا بیٹھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ان کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ (التوبہ آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! یہودیوں کے بہت سے علماء اور مشائخ لوگوں کے مالوں کو ناواجب طور پر کھاتے ہیں اور (اس طرح انہیں) اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔

یہودیوں کے علماء اور مشائخ کے بگڑ جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودی عوام بھی ان کے دیکھا دیکھی بگڑتے اور قسم ہا قسم کی برائیوں میں ملوث ہوتے چلے گئے۔ اس طرح علماء اور مشائخ کے بگڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورا معاشرہ ہی بگڑ کر رہ گیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ یہودی معاشرے میں پھیلے ہوئے ہمہ گیر فساد و بگاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ (المائدہ آیات ۶۳، ۶۴)

ترجمہ:۔ اور تو ان میں سے بہتوں کو (یعنی اکثر اہل کتاب کو) دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنے حرام کھانے (کے افعال) کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔ عارف (لوگ) اور علماء انہیں ان کے جھوٹ بولنے اور ان کے حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ جو کچھ وہ (علماء) کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ معاشرہ میں فساد و بگاڑ اُس وقت بھیانک صورت اختیار کرتا ہے۔ جب خود وہ لوگ بگڑ جاتے ہیں جن پر لوگوں کی اخلاقی اصلاح کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان کے دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی علی الاعلان برائیوں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں اور پھر ارتکاب معاصی میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں کیونکہ انہیں منع کرنے اور ٹوکنے والا کوئی نہیں ہوتا اس لئے کب ہی اس تالاب میں ننگے ہوتے ہیں۔

یہودی معاشرہ میں فساد و بگاڑ پھیلنے اور اس کے بھیانک صورت اختیار کرنے کی اس وجہ پر اللہ تعالےٰ نے عبرت اور موعظت کی غرض سے روشنی ڈالی ہے اور ڈالی بھی ہے مومنوں کو مخاطب کر کے۔ یہود نامسعود میں در آنے والے فساد و بگاڑ کی یہی وہ انتہائی کیفیت تھی جس کی وجہ سے اصلاحِ احوال کے تمام زمینی راستے مسدود ہو کر رہ گئے تھے اور جبھی تو اصلاحِ احوال کی غرض سے مسیح موسوی کی بعثت ظہور میں آئی تھی۔

چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت

ایک افریقی ملک میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے جو دوست اس ضرورت کو پورا کر سکتے ہوں براہِ کرم وہ نظارت ہذا سے بالمشافہ یا بذریعہ خط رابطہ قائم کریں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

مبارک ہو

طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اُس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت فضلِ عمر نور اللہ مرقدہٗ کی معرکۃ الآراء تصنیف کا خلاصہ حضور ہی کے الفاظ میں

عرفانِ الٰہی

(از سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ)

قسط اول

نوٹ:- ذیل میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ کی معرکۃ الآراء تصنیف "عرفانِ الٰہی" کے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین ہیں۔ یہ اقتباسات اس انداز سے منتخب کیے گئے ہیں کہ اس گرانقدر کتاب کا خلاصہ سامنے آجائے۔ تمام حوالے عرفانِ الٰہی کے ہی ہیں۔ مرتب کا کوئی لفظ شامل نہیں۔

(مرتب:- مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر - وقفِ جدید - ربوہ)

عرفانِ الٰہی ایک ایسا اہم اور ضروری مسئلہ ہے کہ کوئی شخص اسکی ضرورت سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہر ایک کو اس کی ضرورت ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جو شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ لطف اور سرور حاصل نہیں ہوتا جو ایمان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، حج کرتے، زکوٰۃ دیتے، صدقہ وخیرات کرتے، دعائیں مانگتے ہیں مگر باوجود اس کے اس درجہ کو نہیں پہنچتے کہ لذت اور سرور حاصل ہوسکے۔ ایسے لوگ التجا کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسے گُر بتا دیئے جائیں جن کے ذریعہ عرفانِ الٰہی حاصل ہوسکے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک ایسا ضروری امر ہے کہ انسان کی پیدائش ہی اس لیے ہوئی ہے اور دوسری مخلوق اور انسان میں فرق ہی یہ ہے کہ انسان کو عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کی طاقت حاصل ہے اور دوسری مخلوق کو نہیں۔ اور اگر یہ انسان کو حاصل نہ ہو تو پھر وہ بہائم سے بدتر ہوتا ہے کیونکہ ان کو طاقت نہیں دی جاتی۔ اس لیے وہ اس کے حاصل نہ کرنے میں معذور ہیں۔ لیکن اس کو طاقت دی جاتی ہے۔ جس سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتا۔ تو عرفانِ الٰہی ہر ایک انسان کے لیے ضروری ہے اور اس کے بغیر کوئی انسان کامل نہیں ہوسکتا۔

(عرفانِ الٰہی ص۵)

عرفانِ الٰہی کا مفہوم

عرفان اور معرفت عربی کے لفظ ہیں جو قریباً قریباً علم کے مترادف ہیں۔ مگر علم اور ان میں ایک فرق ہے وہ یہ کہ علم میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ بغیر کوشش اور تدبیر کے بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ مگر عرفان غور اور فکر سے حاصل ہوسکتا ہے اور گو علم کا لفظ عرفان کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مگر عرفان کے معنوں میں یہ شرط پائی جاتی ہے کہ غور اور فکر کے بعد حاصل ہو گویا ان میں عموم اور خصوص کی نسبت ہے علم عام ہے اور عرفان خاص۔ اس لیے عربی کے محاورہ کے ماتحت یہ تو کہتے ہیں کہ عرف ربہٗ بندہ نے اپنے رب کو پہچان لیا مگر یہ نہیں کہتے کہ عرف عبدہ۔ اللہ نے بندہ کو پہچان لیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نسبت علم کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا کو کسی فکر اور غور کی ضرورت نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے علم کے متعلق عرفان کا لفظ نہیں بولا جاسکتا۔ بلکہ یہ بندہ کے علم کے متعلق ہی بولا جاتا ہے۔ تو عرفان کے معنے یہ ہوئے کہ فکر اور تدبر کے بعد انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا علم حاصل ہو اور وہ اپنے رب کو پہچان لے۔ پہچاننے کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ باتیں جو کسی میں خاص طور پر پائی جاتی ہیں۔ اور دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں ان کے ذریعہ سے اس کی شناخت کرے۔

(ص۷-۸)

عرفانِ الٰہی کے حصول کے لیے بہت بڑی کوشش کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر یہ نعمت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور نہ علم کامل کے بغیر حاصل ہوسکتی ہے ..... ہر ایک چیز کے حصول کے کچھ ذرائع ہوتے ہیں۔ جب ان ذرائع کو عمل میں نہ لایا جائے۔ وہ چیز حاصل نہیں ہو سکتی۔ لوگ کہتے ہیں کہ دعا سے خدا حاصل ہوجاتا ہے بے شک دعا بہت بڑی چیز ہے مگر اس کے ساتھ بھی کچھ ذرائع کی ضرورت ہے اور جب تک وہ نہ ہوں تو وہ بھی قبول نہیں ہوسکتی ..... صرف دعا کرنے سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اور دعا بغیر کوشش کے کوئی ثمرہ نہیں دے سکتی۔ دعا اس صورت میں کام آتی ہے جب اس کے ساتھ عمل ہو۔"

(ص۱۷-۱۹)

عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کے صحیح ذرائع اور طریق ہیں ..... عرفانِ الٰہی کے معنی ہیں اس ہستی کا پتہ لگانا جس کی صفات کو قرآن کریم میں پڑھا ہے اب یہ دیکھنا ہے کہ پتہ لگانے کے کیا ذرائع ہیں .....

اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کرنا

اس کے لیے یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر پتہ لگانے کے یہ معنی ہیں کہ انسان خدا کو دوسری چیزوں کی طرح اپنے سامنے پالے اور اسے اپنے مادی اعضا سے چھوئے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان میں بھی وہ باتیں پائی جائیں جو خدا تعالیٰ میں ہیں ..... عرفانِ الٰہی کے لیے مشارکت اور مناسبت کا ہونا ضروری ہے اور خدا کا عرفان اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ خدا سے مشارکت پیدا ہوجائے اور خدا کی صفات انسان کے اندر آجائیں .....

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

تخلقوا باخلاق اللہ

کہ خدا کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو .....

اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مراد اس کی صفات ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا [illegible] الٰہی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کیونکہ جب تک انسان ایک قسم کا رب نہ ہو۔ ایک قسم کا رحمٰن نہ ہو۔ ایک قسم کا رحیم نہ ہو مہیمن نہ ہو۔ ستار نہ ہو۔ غفار نہ ہو اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا مظہر انسان نہیں ہو سکتا۔ اور جتنا جتنا صفاتِ الٰہیہ کا پرتو اس پر پڑتا جائے گا۔ اس قدر وہ صفاتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کرتا جائے گا۔ لیکن کامل انسان وہی ہوگا اور وہی عارف ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات کو جو بندہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اپنے اندر پیدا کرے۔ اس کے بعد خدا کا ملنا اس کے لیے آسان ہوجائے گا کیونکہ اس میں اور خدا میں ایک تعلق پیدا ہوجائے گا....

صفاتِ الٰہی پیدا کرنے کا طریق

عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے خدا کی صفات حاصل کرلینی چاہئیں لیکن یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خدا کی صفات حاصل کس طرح ہو سکتی ہیں .....

پہلا طریق صفاتِ الٰہی کا علم

اس کے لیے سب سے پہلی ضروری بات یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی صفات کا علم ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ یہ معمولی بات ہے اس کا کس کو علم نہیں کیونکہ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے ذہن میں خدا تعالیٰ کی صفات مستحضر نہیں ہوتیں۔ اور اگر مستحضر ہوں تو وہ ان کے معنی نہیں جانتے۔

(ص۲۴-۲۶)

صفاتِ الٰہی پر غور

غرض صرف لفظوں کے معنی جاننے کافی نہیں ہوتے جب تک ان الفاظ کے ساتھ وہ کیفیت پیدا نہ ہو جو ان الفاظ سے وابستہ ہے اس لیے ضروری ہے کہ انسان خدا کی ہر ایک صفت کے معنی جانے اور پھر اس کی تفصیل معلوم کرے تاکہ اس صفت کی کیفیت اس کے دل میں بیٹھ جائے ..... پس جو شخص خدا کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ دیکھے کہ ان صفات سے مراد کیا ہے۔ اس کے بعد اسے ان کا حقیقی علم حاصل ہوسکے گا۔ اور یہ خوب یاد رکھو کہ جب خدا کی صفات کا حقیقی علم ہوجائے۔ تو پھر خود بخود نیکی اور بدی کا علم ہوجاتا ہے کیونکہ ان صفات کو اختیار کرنے اور ان کے مطابق کام کرنے کا ہی نام نیکی ہے اور ان کو ترک کرنے اور ان کے خلاف کرنے کا نام بدی ہے۔ قرآن میں اصولی طور پر یہی بتایا گیا ہے کہ اپنے اعمال کو خدا کی صفات کے ماتحت کرو اور ان باتوں سے جو خدا کی صفات کے خلاف ہیں۔ بچو.....

عرفانِ الٰہی کے حصول میں روک

صفاتِ الٰہیہ اس وقت تک انسان کے اندر پیدا نہیں ہوسکتیں جب تک پہلے انسان کا قلب بدیوں سے صاف نہ ہو۔ پس سب سے اوّل روک عرفانِ الٰہی کے حاصل ہونے میں ارتکاب گناہ ہے۔ اور ارتکاب گناہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔

اوّل:- اس طرح کہ بعض لوگوں کو بعض بدیاں معلوم ہی نہیں ہوتیں اور لاعلمی سے وہ ان کے مرتکب ہوجاتے ہیں ..... جب تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارے پہلو مدنظر نہ ہوں اس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔ پس اگر کوئی شخص بعض بدیوں سے غافل ہوگا۔ تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اس لیے سب سے پہلے ضروری امر یہ ہے کہ انسان بدیوں سے واقف ہو۔

دوسری وجہ ارتکاب کی یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان کو گناہوں کا تو علم ہوتا ہے۔ مگر وقت پر اسے ایسا جوش آجاتا ہے کہ اسے کچھ یاد نہیں رہتا اور وہ برائی کا مرتکب ہوجاتا ہے مثلاً ایک شخص جانتا ہے کہ جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔ لیکن وقت پر بول دیتا ہے اور بعد میں پھر اس پر پچھتاتا بھی ہے اس طرح ایک شخص سمجھتا ہے کہ گالیاں دینا بُرا ہے۔ مگر دے دیتا ہے اور پیچھے اپنی اس حرکت پر روتا ہے۔ تو پہلی روک تو یہ تھی کہ بدیاں معلوم نہ تھیں اور دوسری روک یہ ہے کہ بدیوں کا علم تو ہوتا ہے لیکن وقت پر ایسا جوش آتا ہے کہ انسان ایک لمحہ کے لیے اپنا سب علم بھول جاتا ہے اور ارتکاب کرنے کے بعد کف افسوس ملتا ہے۔

تیسری صورت:۔ ارتکاب گناہ کی یہ ہے کہ بعض اوقات انسان کو معلوم ہوتا ہے فلاں حرکت بدی ہے اور اس کا ارتکاب کرتے وقت اسے یاد بھی ہوتا ہے کہ یہ بدی ہے مگر پھر بھی کر بیٹھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو علم ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا بُرائی ہے اور جب وہ بولنے لگتا ہے اس وقت بھی جانتا ہے کہ اگر میں نے بولا تو خدا ناراض ہوگا۔ مگر پھر بھی بول لیتا ہے اسی طرح غیبت کے متعلق سمجھتا ہے کہ برائی ہے اور جانتا ہے کہ خدا کو ناپسند ہوگی۔ لیکن پھر بھی وقت پر رک نہیں سکتا۔

غرض یہ تین روکیں بدیوں سے بچنے میں انسان کو پیش آتی ہیں اور ان تینوں روکوں کو دور کرنا اس کے لیے ازبس ضروری ہے۔ تاکہ وہ دوسرے قدم اٹھا سکے۔ جنکے ذریعہ سے عرفانِ الٰہی کا میسّر آنا اس کے لیے ممکن ہوسکتا ہے۔ (ص ۳۸-۴۱)

صفاتِ الٰہی کے حصول کا تیسرا ذریعہ:۔

"تیسرا ذریعہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے نفس میں جاری کرنے کا یہ ہے کہ ایسے اعمال جن کے کرنے یا نہ کرنے سے تزکیہ حاصل ہوتا ہے انسان ان کو اپنے دل میں لائے اور ان کا بار بار ورد کرے کیونکہ جن باتوں کو بار بار یاد کیا جاتا ہے وہ دل میں گڑ جاتی ہیں مثلاً ایک ایسا شخص ہے جسے جھٹ پٹ غصہ آجاتا ہے اسے چاہیئے کہ فرصت کے اوقات میں اس امر پر غور کیا کرے کہ مجھے غصہ بہت جلد آجاتا ہے۔ اور یہ بُرا فعل ہے اور میری روحانی ترقی کے راستہ میں روک ہے اس لیے میں ہرگز ہرگز ایسا فعل نہ کروں گا اور اس امر کو بار بار اپنے دل میں لاوے یہاں تک کہ دل میں نقش ہوجاوے اور وہ اس مرض سے بچ جاوے" (ص ۴۵)

۲ **توبہ:۔** عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے یہ سب سے ضروری اور پہلا قدم ہے اس کے متعلق کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو معمولی بات ہے۔ ہم روز توبہ کرتے ہیں۔ اس توبہ سے میری مراد وہ توبہ نہیں ہے۔ جو روزمرہ کی جاتی ہے بلکہ کچھ اور ہے ... میں اسے کھول کر بیان کروں گا۔ تو سب سے پہلی شرط عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے توبہ ہے مگر صرف منہ سے کہہ دینے سے کہ "میری توبہ" توبہ نہیں ہوجاتی بلکہ اس کے لیے سات امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور جب تک وہ نہ ہوں۔ اس وقت تک توبہ پوری توبہ نہیں ہوسکتی وہ امور یہ ہیں

(۱) یہ کہ انسان اپنے گزشتہ گناہوں پر ندامت کا احساس پیدا کرے اور وہ اس طرح کہ پچھلے گناہوں کو یاد کرکے اور ان کو اپنے سامنے لاکر ان پر اس قدر نادم ہو۔ کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جائے۔

۲۔ دوسرا قدم یہ ہوگا پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہوں۔ ان میں سے جن کو ادا کیا جاسکے ان کو ادا کیا جائے۔ ہاں جو ادا نہیں کرسکتا۔ ان کی مجبوری ہے .....

۳۔ یہ کہ پچھلے گناہوں کا ازالہ کردے۔ ازالہ سے میری مراد یہ نہیں کہ اگر اس نے کسی کو قتل کیا ہے۔ تو زندہ کردے یا زنا کیا ہے تو لوٹا دے۔ بلکہ یہ ہے کہ جن گناہوں کا ازالہ ہوسکے ان کا کردے .....

۴۔ جس شخص کو کوئی دکھ پہنچایا ہو۔ اس کے دکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے عفو طلب کرے۔ یہ ایک باریک مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کے گناہ کے لیے یہ شرط رکھی ہوئی ہے کہ بندوں سے ہی معافی لی جائے اور اگر بندے معاف کردیں تو پھر ان کا مواخذہ خدا تعالیٰ نہیں کرتا پس جن لوگوں کو کوئی دکھ پہنچایا ہو۔ اور ان کی رضا حاصل کرنا ممکن ہو۔ ان سے حاصل کی جائے .....

۵۔ یہ کہ جن لوگوں کو نقصان پہنچایا ہو ان سے مقدور بھر احسان کرے اور اگر کچھ نہیں کرسکتا تو دعا ہی کرے .....

۶۔ یہ کہ وہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اور پختہ ارادہ کرے کہ اب کوئی گناہ نہ کروں گا۔ اس کے بعد اگر مجبور ہوکر گناہ کرتا ہے تو اور بات ہے۔ مگر توبہ کرتے وقت اس کا اقرار ضرور کرے اس سے میری یہ مراد نہیں کہ رات کو گناہ کرکے صبح کو اقرار کرلیا جایا کرے کہ آئندہ نہیں کروں گا بلکہ یہ ہے کہ انسان جس وقت یہ اقرار کرے اس وقت اس کی نیت خالص ہونی چاہیئے۔ اور اسے اپنی طرف سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

ساتواں امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی رغبت دلانا شروع کردے اور اپنے دل میں نیک باتیں داخل کرنے کی کوشش کرے نیز نفس کو نیکی کے کام کرنے کے لیے تیار کرے۔ (ص ۳۵-۳۷)

۳۔ خیالات کو پاک کیا جائے

سب سے پہلی اور ضروری بات جو حصولِ تقویٰ کے لیے ضروری ہے اور جس کا نتیجہ عرفانِ الٰہی ہے۔ یہ ہے کہ انسان خیالات میں پاکیزگی پیدا کرے...

خیالات کے پاک رکھنے سے میری یہ مراد نہیں کہ کوئی بُرا خیال ہی نہ آئے۔ ایسا ہونا تو اکثر لوگوں کے لیے ناممکن ہے بلکہ یہ ہے اگر کوئی ناپاک خیال آئے تو اس کو دل میں پھیلایا نہ جائے...

خیال کی حقیقت

..... جس قدر کام انسان کرتا ہے ان کی ابتداء خیال سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اس لیے یہ نہ کہو کہ خیال کچھ حقیقت نہیں رکھتا خیال ایک حقیقت ایک واقعہ اور بہت بڑی صداقت ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ خیال تو نظر نہیں آتا۔ اس لیے اس کی کیا حقیقت ہوسکتی ہے۔ ہم کہتے ہیں وہ بیج جس سے بڑا درخت بنتا ہے اس میں اتنا بڑا درخت کہاں نظر آتا ہے.....

اصلاح اعمال کا بہت بڑا زینہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ

(بقرہ آیت ۲۸۵)

اے لوگو جو خیال تمہارے دل میں آئے اسے خواہ تم عمل میں لاؤ یا پوشیدہ رکھو اللہ اس کا حساب لے گا..... پس اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ خیال جو دل میں گڑ جاتا ہے اور جس کے سوچنے میں انسان لگ جاتا اور تدبیریں شروع کردیتا ہے اس کا محاسبہ ہوگا۔ ورنہ اگر کسی کو خیال آئے کہ میں چوری کروں اور وہ اسے فوراً نکال دے تو وہ ایک نیکی کرتا ہے ..... اور سزا کا مستحق اسی حالت میں ہوتا ہے جبکہ اس خیال پر قائم رہتا ہے پس اس نکتہ کو خوب یاد رکھو یہ اعمال کی اصلاح کے لیے بہت بڑا زینہ ہے۔ (ص ۴۱-۴۲)

تزکیۂ نفس کا پہلا طریق

تزکیۂ نفس کے لیے پہلی بات یہ ضروری ہے کہ انسان بُرے اور ناپاک خیال کو دل سے دور کرتا رہے۔

دوم طریق:۔ دوم طریق قرآن کریم میں حصول تزکیہ کا بلکہ ہر ایک کام میں کامیاب ہونے کا یہ بتایا گیا ہے۔ کہ

وليس البر بان تاتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى واتوا البيوت من ابوابها واتقوا الله لعلكم تفلحون۔

(بقرہ آیت ۱۹۰)

یعنی نیکی یہ نہیں کہ تم مشقت اٹھاؤ اور کود کود کر گھروں میں آؤ بلکہ نیکی تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ پس جن کاموں کے کرنے کے جو طریق بتائے گئے ہیں ان کو اختیار کرو اور تقویٰ اللہ کرو تا کامیاب ہو۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ کامیابی کے لیے ان صحیح ذرائع کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔ جو اس غرض کے لیے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں۔ اور چونکہ عرفانِ الٰہی کے حصول کا صحیح ذریعہ تزکیۂ نفس ہے اور تزکیہ نفس اس وقت تک نہیں ہوسکتا۔ جب تک پہلے بدیوں سے اجتناب اور پھر نیکیوں کو اختیار نہ کیا جائے۔ (ص ۴۳-۴۴)

تزکیۂ نفس کا تیسرا طریق

حصول تزکیہ کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ تکرار کی جاوے یہ بھی قرآن کریم سے ثابت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وامنوا ثم اتقوا واحسنوا والله يحب المحسنين۔

(المائدہ آیت ۹۴)

کہ مومنوں پر گناہ نہیں۔ ان چیزوں کے متعلق جو وہ کھاتے ہیں جبکہ وہ متقی ہوں اور ایمان لائیں اور عمل صالح کریں یعنی پہلے ایسا تقویٰ کریں جس کا نتیجہ ایمان اور عمل صالح ہوں پھر تقویٰ کریں اور ایمان لائیں پھر تقویٰ کریں اور محسن ہوجائیں اور اللہ محسنین سے محبت رکھتا ہے"

(ص ۴۶-۴۷)

(باقی)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں — تو

- نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں
- تلاوتِ قرآن کریم ہر روز کریں۔
- کبھی بھی کسی کو گالی نہ دیں۔
- جھوٹ نہ بولیں۔

اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ یقیناً ایک مثالی طفل ہوں گے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشادات" (صفحہ اوّل سے آگے)

نہایت حسرت کی حالت میں ساری عمر کے جھگڑوں میں مبتلا ہو کر کوئی ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہو کر اور کوئی کسی اَور طریق سے آخر مر جاتا ہے کچھ حاصل بھی کر لے تو اس کو چین نصیب نہیں ہوتا اس کے گھروں میں بیماریاں پڑ جاتی ہیں۔ اور سو طریق پر اللہ تعالیٰ اُس چین کو چھین لیتا ہے جسے وہ حاصل کرنے کے لئے جھوٹ میں مبتلا ہوتا ہے۔ کبر میں مبتلا ہوتا ہے۔ انانیت میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہزار قسم کی بدیوں کے نتیجہ میں وہ جھگڑے کرتا ہے اور آخر سب کچھ چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ابھی فیصلے نہیں بھی ہوئے ہوتے تو اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے اس وقت اُسے پتہ چلتا ہے کہ میرا ہے ہی کچھ نہیں محض ایک تماشہ تھا۔ مَیں نے چند دن شور شرابہ ڈالا ہے اور اب حسرتیں لئے، بیماریاں لئے، دکھ لئے اور ایک جھگڑا کرنے والی اولاد پیچھے چھوڑتے ہوئے جو برکتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ میں یہ جھگڑے اور ذلالتیں اور یہ عذاب اپنی اولاد کو ورثہ میں دے کر اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اس سے زیادہ کچھ بھی اس کی زندگی کا ماحصل نہیں ہوتا اور اس کے بعد جو دوسری آخرت آنے والی ہے اس میں اَور بھی شدید تر عذاب اس کے مقدر میں لکھا جاتا ہے۔"

"اس کے بدلہ بعض لوگ محض للہ، اللہ کی رضا کی خاطر دکھ برداشت کر لیتے ہیں وہ کہتے ہیں جس طرح ہو جھگڑا نپٹاؤ۔ ختم کرو اس معاملہ کو۔ اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر وہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ اُن کے حقوق ہیں پھر بھی اُن کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مغفرت ہے اور رضوان ہے۔ اس دنیا میں بھی انجام کار وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سلوک پائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے رستے دیکھیں گے۔ خدا ان کو رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور آخرت میں رضا کی جنّت سے بہتر اَور کوئی جنّت متصوّر ہی نہیں ہو سکتی۔ اگر آخرت میں مغفرت مل جائے اور رضوان مل جائے تو اس سے اچھا سَودا اور کیا ہو سکتا ہے۔"

"پس معاشرہ کی اصلاح کے لئے بڑی محنت کرنی پڑے گی اس لئے میں جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ ان برائیوں کو جڑوں سے نکال دیں۔ محض ایک انسپکٹر کا کہیں چلے جانا اور مصافحے کروا دینا یا بغلگیریاں کروا دینا کافی نہیں ہے یہ تو بہت ہی بیوقوفوں والا علاج ہے۔ اگر اسی پر بس کر دی جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب سب لڑائیاں ختم ہو گئیں۔ ہر چند یہ بھی ضروری ہے۔ اس سے انکار نہیں۔ یہ بیوقوفوں والا طریق تب بنتا ہے اگر بس اسی ظاہری علامت پر ہم راضی ہو جائیں۔ ہمیں تو ان مسائل کی گہرائی تک اُترنا پڑے گا۔ جڑوں سے اس کینسر کو نکالنا پڑے گا جو فساد اور اختلاف کا موجب بنا ہوا ہے۔ اس لئے جماعت کے جتنے بھی ادارے ہیں، جتنے بھی مربیان ہیں وہ اس طرف توجہ کریں۔ ماں باپ عورتیں کیا مرد کیا۔ بڑے کیا چھوٹے کیا سب ایک جہاد شروع کر دیں اس بات کے خلاف کہ معاشرہ سے ہم حرص و ہَوا اور لہو و لعب کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماریاں بھی دور کر دیں گے اور تفاخر اور زینت اور تکاثر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی یہ ساری بیماریاں بھی دور کر دیں گے اور اس ضمن میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار کی پیروی کریں گے۔ محض نصیحت کے ذریعہ نہیں بلکہ ان کا دُکھ محسوس کرتے ہوئے ان کے بوجھ بانٹتے ہوئے خود اپنی جان کو مشقّت میں ڈال کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے۔ اگر اس طرح آپ بدیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ ضرور دور ہوں گی ورنہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۸۲ء)

انصار اللہ کی ایک اہم ذمہ داری

نئی پود کی تربیت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر رحمہ اللہ تعالےٰ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تربیت کی ذمہ داری بچوں پر نہیں ڈالی جا سکتی اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جا سکتی ہے یہ کام بڑوں کا ہے یعنی عمر میں اور تجربہ میں اور سلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں۔" (بحوالہ الفضل ۲۱ر فروری ۱۹۷۵ء)

اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ مرکوز رکھنے کے لئے ہمارے عہد میں یہ بات شامل کی گئی ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ نیکیوں کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تو ہر بھائی جائزہ لے کہ سال رواں میں اس نے نئی پود کو

۱۔ نماز اور قرآن مجید پڑھنے ۲۔ اپنے مقدس امام کو خطوط لکھنے

۳۔ اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنے نیک نمونہ اور زبانی وعظ و نصیحت یا درس و تدریس سے کام لیا ہے؟ اگر اس سلسلہ میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو فوراً اس کی تلافی فرمائی جائے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم شیخ نور الحق صاحب پسر شیخ فضل قادر صاحب مرحوم دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم کے نام پلاٹ ۳/۵ میں نصف رقبہ دس مرلہ الاٹ شدہ ہے جو ستمبر ۱۹۶۴ء کو وفات پا گئے۔ والد صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء اس بات پر راضی ہیں کہ مذکورہ پلاٹ میرے اور شیخ شمس الحق صاحب پسر شیخ فضل قادر صاحب مرحوم کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔

اگر قطعہ ۳/۵ محلہ دار البرکات ربوہ کا نصف حصہ دس مرلہ شیخ نور الحق صاحب و شیخ شمس الحق صاحب پسران شیخ فضل قادر صاحب مرحوم کے نام انتقال کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

ورثاء:۔

۱۔ سلیمہ بیگم بیوہ شیخ فضل قادر مرحوم ۴۔ صادقہ بیگم دختر فضل قادر مرحوم

۲۔ شیخ نور الحق پسر " " " " ۵۔ حامدہ بیگم " " " "

۳۔ شیخ شمس الحق " " " " " (ناظم دار القضاء ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی کے نہایت مخلص اور فدائی خادم سلسلہ

مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کراچی کے نہایت مخلص اور فدائی خادم مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب ایڈووکیٹ مورخہ ۵ جولائی رات پونے نو بجے جناح ہسپتال کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم ۳۰ جون کو عید کے روز اپنے عزیزوں سے مل کر کورنگی سے واپس اپنے گھر پیر کالونی موٹر سائیکل پر واپس آ رہے تھے کہ راستے میں ایک ویگن نے پیچھے سے ٹکر ماری۔ مرحوم فٹ پاتھ پر گرے اور سر میں شدید چوٹ آئی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ فوری طور پر جناح ہسپتال شعبہ حادثات میں لے جایا گیا۔ جہاں سے ڈاکٹروں نے نیورو سرجیکل وارڈ میں منتقل کر دیا اور ان کا تفصیلی معائنہ کیا گیا۔ ڈاکٹروں کی بھرپور کوشش کے باوجود بے ہوشی دور نہ ہوئی اور ۶ دن مسلسل بے ہوش رہنے کے بعد ۵ جولائی کی شب رات پونے نو بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کی عمر ۵۷ سال تھی۔

اگلے روز ۶ جولائی کو البیت الحمد مارٹن روڈ کراچی میں ان کی نماز جنازہ بعد نماز فجر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی جس میں کثرت سے کراچی کے احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم موصی تھے۔ ان کا جنازہ ان کے دو بیٹے اور ایک داماد کراچی سے لاہور بذریعہ طیارہ لے کر آئے۔ جہاں سے ایمبولنس ویگن پر جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۷ جولائی بعد نماز فجر البیت المبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے پڑھائی۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ نفلی روزے بھی بکثرت رکھتے تھے۔ امسال رمضان میں اپنے حلقہ میں قرآن مجید کا درس بھی دیتے رہے۔

مرحوم جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی تھے۔ اور ہر قسم کی جماعتی قربانیوں میں پیش پیش رہتے۔ انتہائی بے نفس اور مخلص تھے۔ ان کو جماعت احمدیہ کراچی میں سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ، سیکرٹری جائداد، سیکرٹری ضیافت اور آڈیٹر کے شعبوں میں خدمات بجا لانے کے مواقع ملے۔ اس طرح ۱۹۸۲ء میں مجلس مشاورت میں آپ کو سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ نے ایک سب کمیٹی کا صدر بھی بنایا تھا۔ مرحوم شاعر بھی تھے اور مدہوش تخلص کرتے تھے۔

مرحوم دو سال قبل ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے حکومت پاکستان کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ کسٹم، اے جی پی آر، ایکسائز۔ انکم ٹیکس اور ایف آئی اے کے محکموں میں بھی کام کرتے رہے اور وفات کے وقت ماڈرن موٹرز لمیٹڈ میں امپورٹ منیجر کے طور پر کام کر رہے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں مکرمہ زاہدہ صاحبہ پروفیسر کراچی یونیورسٹی، مکرمہ فوزیہ سلطانہ صاحبہ لیکچرر بلوچستان یونیورسٹی، مکرمہ فریدہ فرحت صاحبہ ایم اے ایم ایڈ۔ لیڈی ڈاکٹر مکرمہ قدسیہ کوثر صاحبہ اور مکرمہ عالیہ نسرین صاحبہ اور تین لڑکے غلام محمود بدر صاحب انجینئر، مکرم انعام محمود قمر صاحب اسسٹنٹ کمیشنر کراچی اور مکرم سلام محمود نصر کراچی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحوم کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اس لئے آئندہ عید الاضحیہ تک اس ضمن میں ہر ممکن کوشش اور ذریعہ استعمال کر کے اور اس کی بنیاد دعاؤں پر رکھ کر تنازعات کو دور کرنے کی بھرپور مہم چلائی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام میں کامیابی عطا کرے اور اپنی رحمت کے فرشتے نازل کر کے طبائع کی کجی، ضد اور نفسانیت کو دور کر دے اور ہمارے کام کو آسان کر دے۔

مولانا موصوف نے اس ضمن میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۲ء کا ایک طویل اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے تنازعات ختم کرنے کی طرف نہایت احسن رنگ میں توجہ دلائی ہے۔

- مکرم برادرم مرزا اصغر جنگ ہمایوں صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
(شیخ محمد اکرام گول بازار ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا بچہ عزیزم لقمان نصیر عرصہ پندرہ روز سے بخار میں مبتلا ہے اسی طرح میرے ماموں زاد بھائی مقصود احمد (حافظ آباد) موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں دایاں بازو ٹوٹ گیا۔ (حکیم نصیر احمد تنویر ساجد دواخانہ ربوہ)

- عزیزم عبدالقیوم خان عرصہ دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔
(عبدالحلیم خان انسپکٹر تحریک جدید)

احباب ان سب کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل اور رحم فرمائے آمین۔

گمشدہ سائیکل

میرا سائیکل ۴ جولائی ۹ اور ۱۰ بجے کے دوران فضل عمر ہسپتال سے گم ہو گیا ہے۔ سائیکل کا رنگ کالا اور نمبر Z ۵۹۷۴۱۸ ہے اگر کوئی صاحب اسے غلطی سے لے گئے ہوں تو اس پتہ پر واپس پہنچا دیں۔
مقبول احمد ندیم ابن محمود احمد باجوہ
مکان نمبر ۲۰ دارالرحمت شرقی ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار کی بچی عزیزہ عالیہ حمید بعمر ساڑھے تین سال ہفتہ عشرہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہے۔ مرض خاصی تشویش کن ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(حمید الدین ناصر آباد کالونی ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

جماعت احمدیہ پشاور نے اپنے وعدہ جات میں ۶۶ فیصد اضافہ پیش کر دیئے

جماعت احمدیہ پشاور کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم تسنیم احمد میر صاحب کی اطلاع کے مطابق ان کی جماعت پشاور نے سال گذشتہ کے وعدہ جات کی نسبت اس سال ۶۶ فیصد اضافہ فرمایا بلکہ ٹارگٹ سے بھی تقریباً دو ہزار زائد وعدہ جات پیش کئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ دیگر جماعتیں بھی اپنے اپنے ٹارگٹ کو حاصل کر کے رپورٹ بھجوائیں۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بھائی عزیزم منور احمد صاحب ابن ستار محمد صاحب کا نکاح محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے ۲۹ مارچ بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھایا۔ یہ نکاح عزیزہ عذرا پروین صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب امیر ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر سے مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر طے پایا۔ ازراہ شفقت سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی دعا میں شامل ہوئے۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لیے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ دونوں خاندان غیر معمولی برکتیں پائیں اور دونوں سے انکاریب ہمیشہ راضی رہے۔
(فضل احمد شاہد رکن شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

سالانہ مرکزی امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان اب ۱۳ کی بجائے ۲۳ جولائی کو ہوگا۔ پرچے روانہ کر دیئے جائیں گے۔
(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

حبوب مفید اٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولاد نرینہ ۳۵/- ، زد جام عشق ۶/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر پائیوریا ۶/- ، تریاق معدہ ۱۰/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۵/- ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۱۴/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

VIDEO VISION

HIF اسٹیریو ویڈیو اور رنگین ٹیلی ویژن سروس سینٹر

فلپس اور جاپانی ٹیلی ویژن کی فوری ہوم سروس کے لئے رجوع کریں

مرزا شاہد احمد: فون نمبر 682556

سالہا سال کا وسیع تجربہ برائے

فلپس

ہوم سروس اور ورکشاپ

754/9 دستگیر سوسائٹی کراچی (نزد وہاج کلینک)

الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

حضور ایدہ اللہ کی آرزو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ "الفضل" کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵-۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ - اپنا دل ٹٹولیئے! ——— (منیجر الفضل ربوہ)

نیو پاک جیولرز

نئے جدید فیشن کے مطابق جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ : ۴۱۸۶۴۶ رہائش : ۴۱۸۶۴۵

۱۰ شادمان کالونی لاہور

۱۱۱ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور - پروپرائیٹر

۱۲۰ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور - میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل

کیلئے: ——— ہمارے ہاں رجوع کریں

سٹار ٹمبر سٹور

۳۵ فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور فون ۴۱۰۶۱۷

AL-FURQAN MOTORS LIMITED

Authorised Dealers of National Motors Ltd.

For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷ تبت سنٹر - ایم اے جناح روڈ کراچی - ۳ -

فون: 74609 / 79523

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں

معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

الفرقان جیولرز فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

۱۶ ★ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری، شمالی ناظم آباد:

کراچی

خوبصورت اور مضبوط
دانت
• جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
• ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کیے جاتے ہیں۔
• دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔
شریف ڈنٹیل کلینک
نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳
نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لیے
شبیر آپٹیکل سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ چارپائیاں
شیڈ دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام
کے لیے رجوع فرمائیں:
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ: پروپرائیٹر: اعجاز احمد

شالوں کی مشہور دوکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
الفردوس
شال ہاؤس لاہور
فون:
گھر 53703
دوکان 324448

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں
• جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور • ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
Minochan CORPORATION
3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU
Cable:- MINOCHANN TOKYO | TOKYO-153 - JAPAN

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ
مجید ٹاؤن
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید ڈرائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

روغنی نان
دستیاب ہیں
لذیذ چرغہ ہاؤس
فضل الٰہی مارکیٹ، ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
• چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۵۲۶۲۲ ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور

سرمہ طفیل ۱ روپے کوٹس ۳ شیشی
عرق نور ۲۰/- روپے بمعہ ڈبی
مفید معدہ ۶/- ۱۲/-
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-
حب بواسیر قیمت ۸۴ گولی ۲۸/-
بیوٹی سفوف ۱۵/-
جوب اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے
جوب صندلین ۶/۵۰ روپے
اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ ۶/۵۰ روپے
ہاضمینا سیرپ ۵/۵۰ روپے
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی۔
دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ)
معرفت کوٹھہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گولبازار ربوہ

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائیٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز
ایئرکنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱

ٹیلکس SI-LPK 4341
ملز ۲۷۹۴۶ ۲۱۵۵۰
آفس ۲۲۴۸۳ ۲۷۶۱۶
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
امپورٹر۔ ایکسپورٹر۔ مقبول روڈ فیصل آباد
سفینہ۔ بوسکی پرنٹ۔ فلیٹ رنگ دار
ڈبل جارجٹ پرنٹ، فیرون روٹری پرنٹ
پردہ کا تھ، پاپلین، لون، دائل
جاذب نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس مندر گلی ریل بازار فیصل آباد

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ تعلیم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ہاؤسنگ کالونی کراچی ۲۷ چوک سیدا ضلع سیالکوٹ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب